[redacted]

پولیو کے قطرے اور عام لوگوں کے خدشات

عزیز اللہ پکتوی

صدر اسلامک رائٹرز فورم پاکستان

(پولیو کے قطرے سے متعلق ایک چشم کشا تحریر...... جو گزشتہ دنوں اسلام آباد ہوٹل کوئٹہ میں پولیو کے حوالے سے منعقدہ سیمینار میں پڑھا گیا تھا، مقالہ کا متن نذر قارئین ہے) .... (ادارہ)

میری ان گزارشات کا مطلب کسی کی دل آزاری، یا اختلاف ہرگز نہیں، پولیو سے متعلق لوگوں کے خدشات کو اپنے الفاظ میں آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔

آج کے اس سیمینار کے مقاصد کے پیش نظر اس میں شریک تمام حضرات کا مقصد اور کوششیں یہ ہیں کہ پولیو کی ویکسین کے متعلق لوگوں میں پائے جانے والے شکوک وشبہات پر غور کیا جائے۔

لوگوں کے پولیو ویکسین سے متعلق خدشات اور اختلاف کو دور کرنے کے لیے آج تک عملی حوالے سے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے، بلکہ لوگوں سے، پولیو سے متعلق خدشات کو تشہیری مہم سے چھپانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔

مقتدر سیاسی ومذہبی رہنماؤں کے ہاتھوں بچوں کو پلائے جانے والے پولیو کے قطرے والی تصویروں سے لوگوں کے خدشات دور کرنے کی مہم نے مزید لوگوں میں خدشات اور بے چینی پیدا کر دی ہے اور یہ خدشات صرف پاکستانی عوام میں ہی نہیں، بلکہ متعدد ممالک سمیت خاص کر امریکہ میں پولیو کے ویکسین میں موجود تباہ کن اثرات پر اختلاف ابھر رہا ہے اور اس بارے میں لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ایک امریکی مصنف CHIN DEPLE JIM اپنی کتاب THE VIRUS AND THE VICCINE BOOK میں لکھتا ہے کہ آپ پولیو ویکسین اس لیے اپنے بچوں کو پلا رہے ہیں تاکہ وہ بیماریوں سے بچ جائیں اور بعد میں آپ کو معلوم ہو کہ جو ویکسین آپ نے اپنے بچوں کو پلائی ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے، اپنے بچوں میں کینسر پیدا کرنے والا SV.40 وائرس بھی ڈال دیا ہے، تو آپ پر کیا گزرے گی؟

مصنف آگے لکھتا ہے کہ یہ 98 میلین امریکیوں پر گزر چکی ہے اور یہ ویکسین Medical Fraud امریکہ کے نیشنل ویکسین انفارمیشن سینٹر کے صدر Fisher Barlo lebo نے دعویٰ کیا ہے کہ "زیادہ تر بچوں اور نوجوانوں میں قوت

مدافعت کے نظام میں کمزوری، سیکھنے کی صلاحیت کا متاثر ہونا، استھما جوڑوں میں سوجن، جسم کے خلیوں اور ٹشوز کا سخت ہونا جلدی امراض وغیرہ ان حفاظتی قطروں کے باعث ہے اس طرح بہت کم لوگوں کے علم میں ہوگا کہ امریکا میں پولیو کے قطرے پلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ امریکی محکمہ صحت نے یکم جنوری 2000ء کو جاری کیے گئے ایک حکم نامے میں پولیو کے خاتمے کے لیے پلائی جانے والی ''اورل پولیو ویکسین'' پر پابندی لگادی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ پولیو کی ان دو بوندوں میں زندہ پولیو کے وائرس ہوتے ہیں، جن سے دوسرے صحت مند لوگ بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس ویکسین کو پلانے والے ذمہ دار ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ پاکستان میں اس ویکسین کو ٹیسٹ کرنے کے لیے اسلام آباد میں صرف ایک لیبارٹری ہے، جس میں ان ویکسین کو ٹیسٹ کرنا مشکل کام ہے، مذہبی حلقوں کو اسی بنا پر تشویش ہے کہ ان ویکسین میں خنزیر کی چربی بھی شامل کی گئی ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پولیو کے قطرے بندر، ''خنزیر'' ''کتے''، چوہے اور چیمپینزی جیسے حرام جانوروں کی چربی سے تیار کیے جاتے ہیں۔ پولیو کے یہ قطرے ایجاد کرنے والا، جونس ایڈورڈ سالک مشہور بیکٹیریالوجسٹ، یہودیوں کا ایک بڑا روحانی پیشوا بھی تھا۔ یورپی ممالک میں بننے والے، یا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ اکثر خوراکی اشیا جن میں بچوں کی چاکلیٹ وغیرہ بھی شامل ہے میں بھی خنزیر کی چربی شامل ہے۔ یہ چیزیں اس وقت بھی ہمارے کوئٹہ کے بازاروں میں خصوصاً جنرل اسٹوروں اور بعض میڈیکلز میں فروخت کے لیے موجود ہے اور اس پر چھوٹے حروف میں تحریر بھی ہوتا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی بے شمار سازشوں کے پیش نظر یہ خدشہ درست ہو سکتا ہے کہ دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھنے والے یہودیوں نے مسلمانوں کو اعتقادی، روحانی، عملی اور اخلاقی اعتبار سے کمزور کرنے اور ان کے جسموں کو بیمار کمزور کرنے کے لیے منصوبہ بند طریقے سے مختلف قسم کے ٹیکے، انجکشن اور دوائیں ایجاد کی ہیں، پولیو ڈراپس کی مہم ایک سازش کے تحت پوری دنیا میں چلائی جارہی ہے اب پوری توجہ جنوبی ایشیا میں ہندوستان، پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش پر ہے۔

امریکی سائنس دان ڈاکٹر مرکولا، نے پولیو کے قطروں کے بارے میں، یوں اظہار خیال کیا ہے کہ، ''ہم نے ان ماہرین پر بھروسہ کیا کہ وہ ہمیں پولیو سے نجات دلادیں گے، لیکن ہوا یہ کہ اس کی بجائے انہوں نے کینسر کے مہلک جراثیم جسموں، میں داخل کردیے، جس سے ہر سال امریکہ میں بیس ہزار لوگ مرجاتے ہیں۔''

20 جون 2005ء کو عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کی طرف سے جاری کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں پولیو کے قطرے پلانے کے باوجود 500 سے زائد پولیو کے کیس سامنے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ یمن اور انڈونیشیا جنہیں 1996ء میں پولیو ویکسین کی مہم چلانے کے بعد اس بیماری سے آزاد خطہ قرار دے دیا گیا تھا، وہاں پھر سے یہ وبا پھوٹ پڑی ہے، یمن میں 243 اور انڈونیشیا میں 53 کیس سامنے آئے ہیں۔

اس ضمن میں مزید جو حقائق دیے گئے ہیں۔وہ بہت خوف ناک ہیں۔

بھارت کے ایک جریدے ''المرشد'' میں پولیو کے قطروں سے متعلق ایک مدلل مضمون شائع ہوا ہے،اس مضمون کو ''اشرف لیبارٹریز فیصل آباد'' کے ترجمان ماہنامہ ''رہنمائے صحت'' کی اشاعت جون 2006ء میں شامل کیا گیا ہے تھا۔ اس مضمون میں سات سے زائد ایسے کیس ذکر کیے گئے ہیں کہ جن بچوں کو پولیو کے قطروں کا کورس مکمل کروایا گیا تھا،انہیں اس روک تھام کے باوجود پولیو ہوگئی۔

بعض حضرات کا استدلال یہ ہے کہ اگر پولیو کی ویکسین مضر صحت ہوتی تو پھر تعلیم یافتہ لوگ اسے استعمال نہ کرتے۔ایسے حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ شراب کی حرمت پر تمام مذاہب متفق ہیں،اسی طرح صحت کے لیے شراب کا مضر اور خطرناک ہونا بھی ایلوپیتھک،ہومیوپیتھک اور طبی یونانی کے اعلیٰ تحقیقاتی اداروں سے ثابت ہو چکا ہے،لیکن بدقسمتی دیکھیے کہ شراب کو استعمال کرنے والے اکثر لوگ تعلیم یافتہ ہیں،جاہل نہیں،اس سلسلے میں تعلیم یافتہ حضرات کی اور بھی زیادہ کارستانیاں ہیں۔

طب کے اصولوں کی روشنی میں،دوائی مریض کو پلائی جاتی ہے،تندرست کو نہیں،بلکہ تندرست کے لیے اچھی غذا تجویز کی جاتی ہے۔اسی طرح ہومیوپیتھک کے اصول میں،اس بات پر اتفاق ہے کہ جس فرد کو جس مرض کے ویکسین لگائی جائیں اور اس شخص میں وہ مرض سرے سے موجود نہ ہو تو وہ دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ اس شخص میں لگائی جانے والی ویکسین ہی مرض کا سبب بن جاتی ہیں۔

اس طرح پولیو ویکسین لگانے والی ذمہ دار ایجنسی کا موقف ہے کہ سوائے پاکستان،افغانستان،بھارت اور ایک دو ممالک کے علاوہ تقریباً پوری دنیا میں اس خطرناک مرض کا تدارک کیا جاچکا ہے،اس بارے میں بھی لوگوں کو کہنے اور دلیل دینے کے لیے بہت ساری باتیں ہیں،جن کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اس ضمن میں افغانستان اور پاکستان میں خصوصاً پولیو مہم کو زور و شور سے چلانا بھی لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ ایک اعلیٰ تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جاتی،جن میں ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کے ڈاکٹرز طب یونانی سے متعلق حکما،ممتاز دینی علما اور شعبہ صحت سے متعلق اعلیٰ سرکاری حکام اس میں شامل ہوتے اور پولیو ویکسین کا لیبارٹری ٹیسٹ کرتے جن سے مندرجہ بالا خدشات کا بھی ازالہ ہوتا اور متفقہ طور پر پاس شدہ ویکسین کو استعمال کرنے کے سلسلے میں کوئی لائحہ عمل طے کیا جاتا،لیکن اس کے برعکس پولیو کے قطرے لگانے کی تشہیر پر زور دیا جاتا رہا ہے۔جس میں مقتدر سیاسی زعما کے ہاتھوں بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کی تصویروں پر اور میڈیا مہم پر لاکھوں روپے خرچ کیے جارہے ہیں اور لوگوں کے پولیو سے متعلق خدشات پر خاص توجہ نہیں دی جارہی۔

ایک مصدقہ رپورٹ یہ ہے کہ ملک کے بڑے سرکاری حکام اور از خود اس مہم کو چلانے والے اکثر ڈاکٹروں نے اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے سے اب تک گریز کیا ہے اور آج تک بڑے سیاست دانوں وسرکاری حکام اور ڈاکٹروں کی ایسی تصویریں سامنے نہیں آئی ہیں، جس میں ان تمام حضرات کو اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلاتے دکھایا گیا ہو، یہ حضرات دوسروں کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلاتے ہوئے دکھائے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح پولیو مہم چلانے والے حضرات نے اپنے تشہیری مہم کے پمفلٹ میں پشاور اور کوئٹہ کے تین چار انتہائی کم درجے کے مدارس کے فتوے شائع کیے ہیں، لیکن ان کو اب تک دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی وغیرہ کے دار الافتا اور ممتاز علما کرام سے ان کے درست ہونے کے جواز کے فتوے نہیں ملے ہیں، جن حضرات نے انہیں فتوے دیے ہیں، انہوں نے اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ پولیو ڈراپس ویکسین لیبارٹری سے چیک ہو کر اب قابل استعمال ہے، میں بڑی ذمہ داری اور وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس سیمینار میں شریک ایسے بڑے ڈاکٹرز بھی موجود ہیں، جو پولیو مہم کے سپروائزر اور کئی برسوں سے اس مہم کو چلانے میں ذمہ داری ادا کر رہے ہیں، لیکن انہوں نے آج تک اپنے بچوں کو پولیو کے یہ قطرے نہیں پلائے ہیں۔

پولیو مہم میں شامل ذمہ دار حضرات پاکستانی باشندے ہیں، ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ طبقہ ڈاکٹرز، حکیم، مقتدر علما حضرات اور حکومتی اراکین پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیں اور استعمال میں لائی جانے والی ویکسین کو پہلے لیبارٹری سے پاس کرائے اور اس پر تحقیق کی جائے کہ ان ویکسین میں کوئی موذی اجزا شامل تو نہیں، اگر اس بارے میں موجود خدشات درست ثابت ہوں، تو پھر ان کے لگانے سے گریز کیا جائے۔

یہ سوال بھی توجہ طلب ہے کہ کیا پاکستان پولیو کی ویکسین تیار کرنے کے قابل نہیں؟

ایک مرض کے پیدا ہونے کے خطرے اور بچوں کے بہتر مستقبل کے پیش نظر اتنا بڑا سرمایہ لگایا جا رہا ہے کہ ان غریب ممالک میں، جو سیکڑوں بچے اس وقت مختلف مسائل کا شکار ہیں، ان کو ایسے مسائل سے نجات دلانے اور ان کے اچھے مستقبل کے لیے بھی اس پیمانے پر کوئی کام ہوا ہے، اس قسم کے بے شمار مسائل ہیں، جن کے متعلق عالمی اداروں کی خاموشی لوگوں کے لیے سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔

ہمارے بچوں کے بہتر اور خوشحال مستقبل کی فکر میں پیش پیش وہ مغربی ممالک ہیں، جن کے سرمائے کی ایک خطیر رقم عراق، فلسطین اور افغانستان میں مسلمان بچوں کے قتل وتباہی پر خرچ ہو رہی ہے۔ ان ممالک کے بارے میں سروے رپورٹ یہ ہے کہ جنگ میں سب سے زیادہ اموات بچوں کی ہو رہی ہے، اس بارے میں آج تک ایسی مہم نہیں چلائی گئی ہے کہ، جس میں ان تندرست اور بے گناہ بچوں کو تحفظ دیا جاسکے اور ان کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جاسکے۔

☆☆……☆☆